کی بدبختی ہے کہ جو چیز (احکام شریعت کی تنفیذ و اطاعت) عقل و دانش اور معرفت و ایمان بصیرت کا ذریعہ تھی اور جسے رؤف و رحیم آقا نے علم و بصیرت اور ایمان و یقین سے آراستہ افراد کا امتیازی وصف قرار دیا تھا جہالت و عصبیت، معصیت و بغاوت، استنکاف و استکبار اور اس کے مآل و انجام کو نظر انداز کر کے وقتی اور عاجلانہ مقاصد، سطحی اور ادنیٰ مفادات و خواہشات نے ظالم بلا من ایک آرڈیننس کو جو ابھی نامکمل ہے اور جسے ابھی تک قومی اسمبلی سے قانونی تحفظ بھی حاصل نہیں ہوا فتنے اور فساد کا ذریعہ بنا لیا اور یوں یہ انسان جسے "احسن تقویم" سے نوازا گیا تھا خود کو اسفل السافلین کے قعر مذلت میں دھکیلنے پر رضامند ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال اسلامی قوانین، خدا و رسولؐ کے قوانین ہیں ان کی تضحیک و استہزاء اور مخالفت، اپنے دین و ایمان کا نقصان ہے۔ امید ہے کہ حکومت سمیت تمام ذمہ داران قوم آئندہ ایسے مواقع مہیا نہ ہونے دیں گے جس سے اسلامائزیشن اور نفاذِ شریعت کی پیش رفت کو نقصان پہنچے۔

(عبدالقیوم حقانی)

مولانا قاری لعل محمد حقانی کی شہادت

دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے خادم خاص اور جہادِ افغانستان کے محاذِ جنگ کے عظیم سپاہی حضرت مولانا قاری لعل محمد صاحب وزیرستانی بھی گذشتہ ہفتے ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء کو شہید کر دیئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ——— خوفِ خدا سے عاری قاتل کے مغضوب و ذلیل ہاتھوں کا نشانہ بننے والے قاری صاحب موصوف ۲۲ شوال ۱۳۸۷ھ کو دارالعلوم میں داخل ہوئے، ۱۳۹۳ھ میں تکمیلِ علوم کے بعد دورہ حدیث مکمل کیا علم و عمل کا یہ شجرِ طوبیٰ بار آور ہوا تو حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مشورہ سے اپنے علاقہ میں خدمت علم و دین میں مصروف ہو گئے جہادِ افغانستان شروع ہوا تو اپنے شیخؒ کی تمنا اور آرزو کے پیشِ نظر اسے اپنی تمام تر مساعی کا ہدف بنا لیا اور قلیل مدت میں مختلف محاذوں پر عظیم کامیابیاں حاصل کیں ——— اخلاق و شرافت، علم و ذہانت اور اساتذہ سے محبت و احترام کے پیشِ نظر سب کے محبوب بن گئے، حتیٰ کہ ملاءِ اعلیٰ کی ملکوتی کائنات بھی ان کی مشتاقِ دید بن گئی اور خلعتِ خونِ شہادت سے سرفراز کر دیئے گئے۔ قاری صاحب موصوف کے مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق صاحب سے بھی بہت قریبی مراسم اور دوستی کی حد تک تعلقِ خاطر تھا جسے وہ زندگی کے آخری لمحے تک نبھاتے رہے ——— موصوف کی شہادت کی خبر دارالعلوم میں پہنچی تو ایصال ثواب اور دعاءِ مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا سمیع الحق مدظلہ کے سفر پر ہونے کی وجہ سے مولانا انوار الحق صاحب اور صاحبزادہ حامد الحق اور دارالعلوم کے اساتذہ نے وزیرستان میں ان کے گھر جا کر پسماندگان سے تعزیت کی ——— قارئینِ الحق سے بھی ان کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ الحق)